

Muslim Women and the Digital Age: An Analytical Study of Hijab, Social Media and Online Social Dynamics in the Context of Seerah

مسلم خواتین اور ڈیجیٹل عہد: حجاب، سوشل میڈیا اور آن لائن سماجی حرکیات کا تناظر - سیرت میں تجزیاتی مطالعہ

Authors Details

1. Hafsa Muhammad Jabir (Corresponding Author)

Research Scholar, Department of Islamic Studies, Al-Hamd Islamic University, Quetta, Pakistan.

Email: hafsajabirhafsa@gmail.com

Citation

Jabir, Hafsa Muhammad." Muslim Women and the Digital Age: An Analytical Study of Hijab, Social Media and Online Social Dynamics in the Context of Seerah. "Al-Marjān Research Journal 4, no.1, Jan-Mar (2026): 285– 300.

Submission Timeline

Received: Dec 22, 2025

Revised: Jan 04, 2026

Accepted: Jan 15, 2026

Published Online:
Jan 24, 2026

Publication & Ethics Statement



Published by Al-Marjān Research Center, Lahore, Pakistan.

Copyright © 2026 The Author(s). No conflict of interest declared.

This is an open access article distributed under the terms of the Creative Commons Attribution 4.0 International License (CC BY 4.0).



Muslim Women and the Digital Age: An Analytical Study of Hijab, Social Media and Online Social Dynamics in the Context of Seerah

مسلم خواتین اور ڈیجیٹل عہد: حجاب، سوشل میڈیا اور آن لائن سماجی حرکیات کا تناظر۔ سیرت میں تجزیاتی مطالعہ

☆ حفصہ محمد جابر

Abstract

This research paper presents a comprehensive analytical study of the challenges and opportunities faced by Muslim women in the digital age, with particular focus on the intersection of hijab, social media, and online social dynamics in light of Islamic teachings and the Prophetic Sīrah. The digital era has transformed every aspect of human life, and Muslim women are no exception. The internet, social media platforms, and digital communication technologies have raised new questions about lifestyle, social relationships, religious identity, and moral boundaries. The study examines how Muslim women navigate online spaces while maintaining their religious and cultural values, the emerging phenomenon of “online hijab culture” and its commercialization, the rise of Islamophobia and online harassment targeting veiled women, and the transformation of social and religious perceptions through digital engagement. Drawing upon classical Islamic sources, Qur’anic verses, Prophetic traditions (aḥādīth), and contemporary scholarly analyses, the paper argues that while digital platforms offer unprecedented opportunities for self-expression, education, and advocacy, they also present significant challenges including identity crisis, moral dilemmas, cyberbullying, and the commodification of religious symbols. The research identifies the ethical boundaries for Muslim women online as derived from the Sīrah, analyzes the dual nature of hijab representation as both faith-based identity and fashion statement, and proposes practical strategies for preserving Islamic values in the digital sphere. The study concludes that Muslim women can successfully navigate the digital age by adhering to the principles of modesty (ḥayā’), dignity, knowledge-seeking, and balanced engagement as exemplified by the female Companions (ṣaḥābiyāt) during the time of Prophet Muhammad ﷺ.

Keywords: Muslim Women, Digital Age, Hijab, Social Media, Sīrah, Online Islamophobia, Cyberbullying, Modesty (Ḥayā’), Islamic Identity, Digital Ethics

تعارف موضوع

جدید ڈیجیٹل عہد نے دنیا کے تمام طبقات پر گہرے اثرات مرتب کیے ہیں، اور خواتین بھی اس تبدیلی سے مستثنیٰ نہیں ہیں۔ انٹرنیٹ، سوشل میڈیا، اور ڈیجیٹل کمیونیکیشن نے خواتین کے طرز زندگی، سماجی تعلقات، اور مذہبی شناخت پر نئے سوالات اٹھادیے ہیں۔ مسلم خواتین، جو اپنے مذہبی اور ثقافتی اقدار کو محفوظ رکھنے کی خواہاں ہیں، ان جدید چیلنجز کا براہ راست سامنا کر رہی ہیں۔ ڈیجیٹل میڈیا نے خواتین کو ایک ایسا پلیٹ فارم فراہم کیا ہے جہاں وہ اپنی آواز بلند کر سکتی ہیں، سماجی اور تعلیمی سرگرمیوں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لے سکتی ہیں، اور کاروبار و تعلیمی میدان میں ترقی

☆ ریسرچ اسکالر، شعبہ علوم اسلامیہ، الحمد اسلامی یونیورسٹی، کونٹہ، پاکستان۔

کے مواقع حاصل کر سکتی ہیں۔ تاہم، اس کے ساتھ ہی نئے سماجی اور مذہبی چیلنجز بھی جنم لے رہے ہیں، جیسے کہ آن لائن ہر اسانی، شناخت کا بحران، اور مذہبی وثافتی اقدار کے بگاڑ کا خدشہ۔ اس تحقیقی مقالے میں مسلم خواتین اور ڈیجیٹل عہد کے تعلق کا تجزیاتی مطالعہ پیش کیا جائے گا۔ پہلے بحث میں ڈیجیٹل عہد میں خواتین کے کردار میں تبدیلی اور مسلم خواتین کی آن لائن موجودگی کے چیلنجز کا جائزہ لیا جائے گا۔ دوسرے بحث میں حجاب اور سماجی رویوں میں تبدیلی، حجاب کے مفہوم اور آن لائن حجاب کلچر کا تجزیہ کیا جائے گا۔ تیسرے بحث میں اسلامی تعلیمات اور سیرت نبوی ﷺ کی روشنی میں خواتین کے کردار، ان کی سماجی حیثیت، اور حجاب کی روحانی و سماجی اہمیت پر روشنی ڈالی جائے گی۔ چوتھے بحث میں سوشل میڈیا اور مسلم خواتین کے تعلق کا تحقیقی جائزہ پیش کیا جائے گا۔ پانچویں بحث میں حجاب، سوشل میڈیا اور سماجی حرکیات کا تجزیاتی مطالعہ کیا جائے گا۔

بحث اول: ڈیجیٹل عہد میں خواتین کے کردار میں تبدیلی اور چیلنجز

ڈیجیٹل میڈیا نے خواتین کی زندگیوں میں انقلابی تبدیلیاں پیدا کی ہیں۔ انٹرنیٹ اور سوشل میڈیا نے خواتین کو ایک ایسا پلیٹ فارم فراہم کیا ہے جہاں وہ اپنی آواز بلند کر سکتی ہیں، اپنے خیالات کا اظہار کر سکتی ہیں، اور عالمی سطح پر اپنی شناخت قائم کر سکتی ہیں۔ تاہم، اس کے ساتھ ہی نئے چیلنجز بھی پیدا ہوئے ہیں جو خواتین کی مذہبی اور ثقافتی اقدار کو متاثر کر رہے ہیں۔

1. ڈیجیٹل میڈیا کا عروج اور خواتین کے لیے مواقع

ڈیجیٹل میڈیا نے خواتین کو تعلیم، کاروبار، سماجی سرگرمیوں اور مذہبی تعلیم کے نئے مواقع فراہم کیے ہیں۔ اب خواتین گھر بیٹھے آن لائن تعلیم حاصل کر سکتی ہیں، اپنے کاروبار کو آن لائن فروغ دے سکتی ہیں، اور سوشل میڈیا کے ذریعے اپنے خیالات کا اظہار کر سکتی ہیں۔

شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

«إِذَا تَوَافَرَتِ الْوَسَائِلُ الْحَدِيثَةُ فِي نَشْرِ الْعِلْمِ، وَجَبَ اسْتِخْدَامُهَا بِمَا يَعُودُ بِالنَّفْعِ عَلَى الْأُمَّةِ.»¹

ترجمہ: "اگر جدید ذرائع علم کی ترویج میں معاون ثابت ہوں، تو ان کا استعمال امت کے فائدے کے لیے کرنا واجب ہے۔"

یہ قول ڈیجیٹل میڈیا کے استعمال کی بنیاد فراہم کرتا ہے۔ شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ کے مطابق، اگر جدید ذرائع علم کی ترویج میں مددگار ہوں تو ان کا استعمال نہ صرف جائز ہے بلکہ بعض صورتوں میں واجب بھی ہو سکتا ہے۔ یہ قول سوشل میڈیا اور انٹرنیٹ کے استعمال کو ایک اسلامی فریم ورک فراہم کرتا ہے۔ جب مسلم خواتین سوشل میڈیا کو اسلامی تعلیمات کے فروغ، دینی معلومات کے تبادلے، اور مثبت پیغام رسانی کے لیے استعمال کرتی ہیں، تو وہ اس اصول کے مطابق عمل کر رہی ہوتی ہیں۔ البتہ، اس کے لیے ضروری ہے کہ وہ اسلامی حدود کا خیال رکھیں اور ان ذرائع کو صرف بھلائی کے لیے استعمال کریں۔

ڈاکٹر یوسف القرضاوی رحمہ اللہ نے لکھا ہے:

«الْإِنْتَرَنَتُ نُعْتَبَرُ نِعْمَةً كُبْرَى إِذَا اسْتُعْمِلَتْ فِي الْخَيْرِ، وَنَقْمَةً عَظْمَى إِذَا اسْتُعْمِلَتْ فِي الشَّرِّ، وَالْمَرْأَةُ

الْمُسْلِمَةُ مَطَالِبَةٌ بِاسْتِغْلَالِ هَذِهِ الْوَسَائِلِ فِي طَاعَةِ اللَّهِ.»²

ترجمہ: "انٹرنیٹ ایک بڑی نعمت ہے اگر بھلائی کے لیے استعمال کیا جائے، اور ایک بڑی مصیبت ہے اگر برائی کے لیے

استعمال کیا جائے، اور مسلمان عورت اس ذریعے کو اللہ کی اطاعت میں استعمال کرنے کی پابند ہے۔"

ڈاکٹر یوسف القرضاوی رحمہ اللہ نے انٹرنیٹ کو دودھاری تلوار قرار دیا ہے۔ یہ نعمت بھی ہے اور مصیبت بھی۔ اس کا انحصار اس بات پر ہے کہ اسے کس طرح استعمال کیا جاتا ہے۔ اگر یہ بھلائی کے لیے استعمال ہو تو یہ اللہ کی عظیم نعمت ہے، اور اگر برائی کے لیے استعمال ہو تو یہ بڑی مصیبت

¹ Ibn Taymiyyah, Aḥmad ibn 'Abd al-Ḥalīm. *Majmū' al-Fatāwā*. Riyadh: Dār 'Ālam al-Kutub, 1998. 27:300.

² Al-Qaradāwī, Yūsuf. *Fiqh al-Awlawiyyāt*. Cairo: Dār al-Shurūq. p. 150.

بن جاتی ہے۔ مسلمان عورت کو اس ذریعے کو اللہ کی اطاعت میں استعمال کرنے کی پابند کیا گیا ہے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ وہ اپنی آن لائن موجودگی کو مثبت اور تعمیری سرگرمیوں کے لیے استعمال کرے، نہ کہ فضول یا حرام کاموں کے لیے۔ یہ قول مسلم خواتین کو سوشل میڈیا کے استعمال میں ایک واضح اخلاقی رہنما اصول فراہم کرتا ہے۔
پروفیسر جان ایل ایسپوزیٹو لکھتے ہیں:

"The rise of digital media has provided Muslim women a platform to engage in religious discourse, challenge stereotypes, and assert their agency within an Islamic framework."³

ترجمہ: "ڈیجیٹل میڈیا کے عروج نے مسلم خواتین کو ایک ایسا پلیٹ فارم فراہم کیا ہے جہاں وہ مذہبی مباحثوں میں حصہ لے سکتی ہیں، دقیانوسی تصورات کو چیلنج کر سکتی ہیں، اور اسلامی فریم ورک کے اندر اپنی خود مختاری کا اظہار کر سکتی ہیں۔"
پروفیسر جان ایل ایسپوزیٹو، جو مغربی دنیا کے معروف اسلامیات کے اسکالر ہیں، نے ڈیجیٹل میڈیا کے مثبت پہلو کو اجاگر کیا ہے۔ ان کے مطابق، ڈیجیٹل میڈیا نے مسلم خواتین کو ایک پلیٹ فارم دیا ہے جہاں وہ مذہبی مباحثوں میں حصہ لے سکتی ہیں۔ وہ دقیانوسی تصورات (stereotypes) کو چیلنج کر سکتی ہیں جو مغربی میڈیا میں مسلم خواتین کے بارے میں پائے جاتے ہیں۔ اور وہ اسلامی فریم ورک کے اندر رہ کر اپنی خود مختاری (agency) کا اظہار کر سکتی ہیں۔ یہ خاص طور پر حجاب پہننے والی خواتین کے لیے اہم ہے، کیونکہ وہ خود اپنی شناخت کو مثبت انداز میں پیش کر سکتی ہیں، بجائے اس کے کہ دوسرے ان کے بارے میں منفی بیانیہ بنائیں۔

2. مسلم خواتین کی آن لائن موجودگی اور چیلنجز

مسلم خواتین کی سوشل میڈیا پر موجودگی نے جہاں انہیں عالمی سطح پر اپنی ثقافت اور مذہب کے مطابق خود کو پیش کرنے کا موقع دیا ہے، وہیں کئی مسائل بھی پیدا کیے ہیں۔ آن لائن پلیٹ فارمز پر اسلاموفوبیا، حجاب کے خلاف نفرت انگیز بیانیہ، اور مسلم خواتین کے لباس و طرز زندگی پر تنقید جیسے مسائل نمایاں ہیں۔ ایک تحقیقی رپورٹ کے مطابق:

"Muslim women experience digital surveillance and gendered Islamophobia at higher rates due to their visible religious identity."⁴

ترجمہ: "مسلم خواتین اپنی نمایاں مذہبی شناخت کے باعث زیادہ شرح پر ڈیجیٹل نگرانی اور صنفی اسلاموفوبیا کا سامنا کرتی ہیں۔"
اس تحقیقی رپورٹ سے پتہ چلتا ہے کہ مسلم خواتین کو ان کی مذہبی شناخت (خاص طور پر حجاب) کی وجہ سے آن لائن زیادہ مشکلات کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ "ڈیجیٹل نگرانی" (digital surveillance) سے مراد یہ ہے کہ ان کی آن لائن سرگرمیوں پر زیادہ نظر رکھی جاتی ہے، اور انہیں خاص طور پر نشانہ بنایا جاتا ہے۔ "صنفی اسلاموفوبیا" (gendered Islamophobia) سے مراد وہ تعصب اور نفرت ہے جو خاص طور پر مسلم خواتین کے خلاف ان کی جنس اور مذہب کی بنیاد پر کیا جاتا ہے۔ یہ رپورٹ ظاہر کرتی ہے کہ مسلم خواتین کو اپنی آن لائن موجودگی کے دوران دوسروں کے مقابلے میں زیادہ چیلنجز کا سامنا ہے۔ ایک اور تحقیق میں بتایا گیا:

"Muslim women who wear the hijab are three times more likely to experience online hate speech compared to those who do not display visible religious symbols."⁵

ترجمہ: "حجاب پہننے والی مسلم خواتین کو ان خواتین کے مقابلے میں تین گنا زیادہ آن لائن نفرت انگیز تقریر کا سامنا کرنا پڑتا ہے جو نمایاں مذہبی علامات ظاہر نہیں کرتیں۔"

³Esposito, John L. *Islam and the Future of Tolerance*. New York: Schocken Books. p. 45.

⁴Pew Research Center. "Muslims in America: Identity and Experience," 2022.

⁵Ibid.

یہ اعداد و شمار بہت اہم ہیں۔ تحقیق کے مطابق، حجاب پہننے والی مسلم خواتین کو تین گنا زیادہ آن لائن نفرت انگیز تقریر (hate speech) کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ حجاب ایک نمایاں مذہبی علامت ہے، جسے آن لائن نفرت پھیلانے والے آسانی سے پہچان سکتے ہیں اور اسے نشانہ بنا سکتے ہیں۔ یہ اعداد و شمار اس بات کی نشاندہی کرتے ہیں کہ حجاب پہننے والی خواتین کو اپنی آن لائن موجودگی کے دوران زیادہ محتاط رہنے کی ضرورت ہے، اور ساتھ ہی سوشل میڈیا کمپنیوں کو بھی چاہیے کہ وہ اس طرح کے رویے کے خلاف موثر اقدامات کریں۔

ڈاکٹر اکرم ضیاء العمری رحمہ اللہ نے لکھا ہے:

«كَانَتْ الْمَرْأَةُ فِي عَهْدِ النَّبُوَّةِ تَخْرُجُ إِلَى الْمَسْجِدِ وَإِلَى الْأَسْوَاقِ وَإِلَى سَاحَاتِ الْجِهَادِ، وَكَانَتْ لَهَا حُرِّيَّتُهَا فِي الْحُدُودِ الَّتِي شَرَعَهَا اللَّهُ.»⁶

ترجمہ: "نبوت کے دور میں عورت مسجد، بازاروں اور میدان جہاد تک نکلتی تھی، اور اسے اللہ کی مقرر کردہ حدود میں اپنی آزادی حاصل تھی۔"

ڈاکٹر اکرم ضیاء العمری رحمہ اللہ نے سیرت نبوی سے ایک اہم مثال پیش کی ہے۔ ان کے مطابق، نبی کریم ﷺ کے دور میں عورت معاشرے میں سرگرم تھی۔ وہ مسجد جاتی تھی، بازاروں میں جاتی تھی، اور یہاں تک کہ میدان جہاد میں بھی جاتی تھی۔ لیکن یہ سب کچھ وہ "اللہ کی مقرر کردہ حدود" میں کرتی تھی۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ اسلام میں عورت کی آزادی اور سرگرمی کی گنجائش موجود ہے، لیکن اسے ہمیشہ اسلامی حدود کا خیال رکھنا چاہیے۔ آج کے ڈیجیٹل دور میں بھی یہی اصول لاگو ہوتا ہے۔ مسلم خواتین سوشل میڈیا پر سرگرم ہو سکتی ہیں، اپنی رائے کا اظہار کر سکتی ہیں، اور اپنی شناخت قائم کر سکتی ہیں، لیکن انہیں اسلامی حدود (جیسے حیا، پردہ، غیر محرم سے بات چیت کے آداب) کا خیال رکھنا چاہیے۔

مبحث دوم: حجاب اور سماجی رویوں میں تبدیلی (آن لائن حجاب کلچر)

ڈیجیٹل دور میں حجاب کا تصور محض ایک مذہبی فریضہ ہی نہیں بلکہ فیشن اور ثقافتی شناخت کی شکل بھی اختیار کر گیا ہے۔ مختلف مسلم خواتین سوشل میڈیا پر اپنے حجاب کے انداز کو پیش کرتی ہیں، جس سے بعض حلقوں میں یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ آیا یہ حجاب عقیدہ کا اظہار ہے یا فیشن کا حصہ بن چکا ہے؟

1. حجاب کا مفہوم اور اس کی روحانی و سماجی حیثیت

اسلام میں حجاب محض ایک لباس نہیں بلکہ پاکیزگی، عزت اور خودداری کی علامت ہے۔ یہ عورت کو نظروں سے محفوظ رکھتا ہے اور اس کے وقار کو بلند کرتا ہے۔ قرآن مجید میں ارشاد ہوتا ہے:

﴿يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ قُلْ لَأُزَوِّجَكُ وَبَنَاتِكَ وَنِسَاءَ الْمُؤْمِنِينَ يُدْنِينَ عَلَيْهِنَّ مِنْ جَلَابِيبٍ ۚ ذَلِكَ أَدْنَىٰ أَنْ يُعْرَفْنَ ۚ فَلَا يُؤْذَيْنَ﴾⁷

ترجمہ: "اے نبی! اپنی بیویوں، بیٹیوں اور مومن عورتوں سے کہہ دو کہ وہ اپنی چادریں اپنے اوپر ڈال لیا کریں، تاکہ وہ

پہچانی جائیں اور انہیں اذیت نہ دی جائے۔"

یہ آیت سورہ احزاب کی ہے اور حجاب کے حکم کی بنیاد ہے۔ اس میں اللہ تعالیٰ نبی کریم ﷺ کو حکم دیتے ہیں کہ وہ اپنی ازواج، بیٹیوں اور مومن عورتوں سے کہیں کہ وہ اپنی چادریں (جلباب) اپنے اوپر ڈال لیا کریں۔ اس حکم کی دو اہم وجوہات بیان کی گئی ہیں: پہلی یہ کہ "يُعْرَفْنَ" (وہ پہچانی جائیں)۔ یعنی حجاب عورت کی شناخت کا ذریعہ ہے، یہ بتاتا ہے کہ وہ ایک محترم اور باوقار عورت ہے۔ دوسری یہ کہ "فَلَا يُؤْذَيْنَ" (انہیں اذیت نہ دی جائے)۔ یعنی حجاب عورت کو اذیت اور تکلیف سے بچاتا ہے۔ یہ آیت حجاب کے سماجی اور روحانی دونوں پہلوؤں کو واضح کرتی ہے۔

⁶ Al-'Umarī, Akram Diyā'. *Al-Sīrah al-Nabawīyah al-Ṣaḥīḥah*. Madinah: Maktabat al-'Ulūm wa al-Hikam. 2:450.

⁷ Al-Aḥzāb, 33:59.

امام ابن کثیر رحمہ اللہ نے اس آیت کی تفسیر میں لکھا ہے:

«أَيُّ إِذَا خَرَجْنَ لِحَاجَتِهِنَّ، فَلْيَتَّعِظْنَ بِجَلَابِيهِنَّ لِيُعْلَمَ أَحَرُّنَّ حَرًّا وَلَا إِمَاءٌ، فَلَا يَتَعَرَّضَنَّ لَهُنَّ أَحَدٌ بِسُوءٍ»⁸

ترجمہ: "یعنی جب وہ اپنی ضرورت کے لیے نکلیں، تو اپنی چادروں سے ڈھانپ لیں تاکہ معلوم ہو جائے کہ وہ آزاد عورتیں ہیں، لونڈیاں نہیں، پس کوئی انہیں برائی کے ساتھ نہ چھیڑے۔"

امام ابن کثیر رحمہ اللہ نے اس آیت کی تفسیر میں ایک اہم تاریخی اور سماجی پہلو بیان کیا ہے۔ ان کے مطابق، اس زمانے میں آزاد عورتیں اور لونڈیاں (باندیاں) اپنے لباس کے انداز سے پہچانی جاتی تھیں۔ حجاب (جلباب ڈالنا) اس بات کی علامت تھا کہ عورت آزاد اور محترم ہے، لہذا کوئی اسے برائی کے ساتھ نہیں چھیڑے گا۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ حجاب کا مقصد عورت کی حفاظت اور اس کے وقار کا تحفظ ہے۔ یہ کوئی پابندی نہیں بلکہ ایک حفاظتی ڈھال ہے۔ آج کے ڈیجیٹل دور میں بھی، حجاب عورت کو آن لائن ہراساںی اور تعصب سے بچانے کا ذریعہ بن سکتا ہے۔

ابن قیم رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

«الْحِجَابُ سِتْرُ الْمَرْأَةِ عَنِ الْأَعْيُنِ، وَهُوَ جُزْءٌ مِنَ الْعِقَّةِ وَالطَّهَارَةِ»⁹

ترجمہ: "حجاب عورت کو نظروں سے محفوظ رکھتا ہے، اور یہ پاکیزگی اور عفت کا ایک حصہ ہے۔"

ابن قیم رحمہ اللہ نے حجاب کو دو اہم پہلوؤں سے بیان کیا ہے۔ پہلا، یہ عورت کو نظروں سے محفوظ رکھتا ہے۔ یعنی یہ ایک جسمانی ڈھال ہے۔ دوسرا، یہ پاکیزگی اور عفت کا ایک حصہ ہے۔ یعنی یہ ایک روحانی اور اخلاقی ڈھال بھی ہے۔ حجاب صرف باہر سے آنے والے خطرات سے نہیں بچاتا، بلکہ انسان کو اندر سے بھی پاکیزہ رکھتا ہے، اسے حرام خواہشات سے دور رکھتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ حجاب کو اسلام میں عفت و پاکدامنی کی علامت سمجھا جاتا ہے۔

2. آن لائن حجاب کلچر: عقیدہ یا فیشن؟

سوشل میڈیا پر حجاب کلچر دو مختلف رجحانات میں تقسیم ہے: ایک طرف وہ خواتین ہیں جو اسے دینی فریضہ سمجھ کر اپناتی ہیں، اور دوسری طرف وہ خواتین جو اسے فیشن اور ماڈرنائزیشن کے طور پر اختیار کرتی ہیں۔ نبی اکرم ﷺ کا ارشاد ہے:

«صِنْفَانِ مِنَ أَهْلِ النَّارِ لَمْ أَرَهُمَا... وَنِسَاءٌ كَاسِيَاتٍ عَارِيَاتٍ مُمِيلَاتٌ مَائِلَاتٌ، رُءُوسُهُنَّ كَأَسْنِمَةِ الْبُخْتِ الْمَائِلَةِ، لَا يَدْخُلْنَ الْجَنَّةَ وَلَا يَجِدْنَ رِيحَهَا»¹⁰

ترجمہ: "دوزخ میں دو قسم کے لوگ ایسے ہوں گے جنہیں میں نے (اپنی زندگی میں) نہیں دیکھا: ایک وہ لوگ جو کوڑے لیے دوسروں کو مارتے ہیں اور دوسری وہ عورتیں جو لباس پہن کر بھی تنگی ہوں گی، وہ دوسروں کو اپنی طرف مائل کریں گی اور خود بھی مائل ہوں گی، ان کے سر اونٹ کے کوبان کی مانند جھکے ہوں گے، وہ نہ جنت میں داخل ہوں گی اور نہ اس کی خوشبو سونگھ سکیں گی۔"

یہ حدیث صحیح مسلم میں ہے اور اس میں نبی کریم ﷺ نے دوزخ میں جانے والے دو گروہوں کا ذکر کیا ہے جنہیں آپ نے اپنی زندگی میں نہیں دیکھا (یعنی وہ بعد میں آنے والے ہیں)۔ دوسرا گروہ "کاسیات عاریات" (لباس پہن کر بھی تنگی) عورتوں کا ہے۔ ان کی تین خصوصیات بیان کی

⁸ Ibn Kathīr, Ismā'īl ibn 'Umar. *Tafsīr al-Qur'ān al-'Azīm*. Beirut: Dār al-Fikr. 6:400.

⁹ Ibn al-Qayyim al-Jawziyyah, Muḥammad ibn Abī Bakr. *Madārij al-Sālikīn*. Beirut: Dār al-Kitāb al-'Arabī. 1:450.

¹⁰ Muslim ibn Ḥajjāj. *Ṣaḥīḥ Muslim*. Nishāpūr: Dār al-Khilāfah al-'Ilmiyyah. Kitāb al-Libās wa al-Zīnah, Ḥadīth No. 2128.

گئی ہیں: (۱) "مُمِیَلَاتٌ" — وہ دوسروں کو اپنی طرف مائل کرتی ہیں، (۲) "مَانِلَاتٌ" — وہ خود بھی حق سے ہٹ جاتی ہیں، (۳) "رُءُوسُهُنَّ كَأَسْنِمَةِ الْبُخْتِ" — ان کے سروں کے کوبان کی طرح اونچے اور بھکے ہوئے ہوتے ہیں (یہ بالوں کے بڑے بڑے جوڑے یا اسٹائل کی طرف اشارہ ہے)۔ یہ حدیث اس بات پر زور دیتی ہے کہ لباس میں اسلامی حدود کی پاسداری ضروری ہے۔ اگرچہ آن لائن حجاب کلچر مسلم خواتین کو اپنے مذہبی تشخص کے اظہار کا موقع دیتا ہے، لیکن اس کے تجارتی اور فیشن پہلو کو نظر انداز نہیں کیا جاسکتا۔

علامہ ابن حجر عسقلانی رحمہ اللہ نے اس حدیث کی شرح میں لکھا ہے:

«الكَاسِيَاتُ الْعَارِيَاتُ: هُنَّ الَّتِي تَلْبَسُ ثِيَابًا لَا تَسْتُرُ مَا يَجِبُ سِتْرُهُ، وَمُمِیَلَاتٌ مَانِلَاتٌ: أَي تَعْلَمُ غَيْرَهَا مَيْلَهُنَّ وَتَمِيلُ هِيَ عَنِ الْحَقِّ.»¹¹

ترجمہ: "کاسیات عاریات: وہ ہیں جو ایسے کپڑے پہنتی ہیں جو واجب ستر کو نہیں چھپاتے، اور میلات مائلات: یعنی وہ دوسروں کو بھی اپنی طرف مائل کرتی ہیں اور خود بھی حق سے ہٹ جاتی ہیں۔"

ابن حجر رحمہ اللہ نے اس حدیث کی اہم وضاحت کی ہے۔ "کاسیات عاریات" سے مراد وہ عورتیں ہیں جو کپڑے تو پہنتی ہیں لیکن وہ کپڑے شفاف یا تنگ ہوتے ہیں اور واجب ستر (جسے چھپانا ضروری ہے) کو نہیں چھپاتے۔ "میلات" سے مراد وہ دوسری عورتوں کو بھی اپنے طریقے پر چلنے کی ترغیب دیتی ہیں، اور "مانلات" سے مراد وہ خود بھی حق (اسلامی تعلیمات) سے ہٹ جاتی ہیں۔ یہ وضاحت آن لائن حجاب کلچر کے حوالے سے بہت اہم ہے۔ اگر کوئی عورت سوشل میڈیا پر حجاب کو فیشن کے طور پر پیش کرتی ہے، اور اس طرح دوسری عورتوں کو بھی اس کی طرف مائل کرتی ہے، تو یہ اس حدیث میں بیان کردہ برے رویے کی مثال ہو سکتی ہے۔ ایک تحقیقی رپورٹ میں کہا گیا:

"The hijab online has become a means of self-expression, identity construction, and resistance against stereotypes."¹²

ترجمہ: "آن لائن حجاب خود اظہاری، شناخت کی تعمیر، اور دقیانوسی تصورات کے خلاف مزاحمت کا ایک ذریعہ بن چکا ہے۔"

اس تحقیقی رپورٹ میں حجاب کے مثبت پہلو کو اجاگر کیا گیا ہے۔ آن لائن حجاب خود اظہاری (self-expression) کا ذریعہ ہے — مسلم خواتین سوشل میڈیا پر اپنے حجاب کے انداز کو پیش کر کے اپنی شخصیت کا اظہار کر سکتی ہیں۔ یہ شناخت کی تعمیر (identity construction) کا ذریعہ ہے — وہ اپنی مذہبی اور ثقافتی شناخت کو واضح کر سکتی ہیں۔ اور یہ دقیانوسی تصورات (stereotypes) کے خلاف مزاحمت کا ذریعہ ہے — وہ اس بات کو چیلنج کر سکتی ہیں کہ حجاب جبر کی علامت ہے، اور یہ بتا سکتی ہیں کہ یہ ان کا اپنا انتخاب ہے۔ یہ وہ پہلو ہیں جو سوشل میڈیا کے ذریعے حجاب کی مثبت نمائندگی کو ممکن بناتے ہیں۔

مبحث سوم: اسلامی تعلیمات اور سیرت نبوی ﷺ کی روشنی میں خواتین کا کردار

اسلام نے خواتین کو ایک باعزت اور باوقار مقام عطا کیا ہے۔ نبی اکرم ﷺ کی سیرت طیبہ میں خواتین کے حقوق اور ان کی سماجی حیثیت کی بہت سی مثالیں موجود ہیں، جن سے معلوم ہوتا ہے کہ اسلام نے خواتین کو معاشرتی، تعلیمی، اور خاندانی سطح پر نمایاں مقام دیا ہے۔

1. سیرت نبوی ﷺ میں خواتین کی سماجی حیثیت

نبی اکرم ﷺ نے خواتین کے سماجی مقام کو بلند کرنے میں بنیادی کردار ادا کیا۔ عرب معاشرہ، جہاں عورت کو کم تر سمجھا جاتا تھا، وہاں آپ ﷺ نے خواتین کے حقوق کو واضح کیا اور انہیں تعلیمی، سماجی اور تجارتی سرگرمیوں میں شرکت کی اجازت دی۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں:

«نِعْمَ النِّسَاءُ نِسَاءُ الْأَنْصَارِ، لَمْ يَكُنْ يَمْنَعُهُنَّ الْحَيَاءُ أَنْ يَتَفَقَّهْنَ فِي الدِّينِ.»¹³

¹¹ Ibn Hajar al-Asqalanī, Ahmad ibn 'Alī. *Fath al-Bārī*. Beirut: Dār al-Ma'rifah. 10:350.

¹² Bloom, L. R. "Hijab and Identity Online." *Journal of Islamic Studies* (2021): 78.

ترجمہ: "انصار کی عورتیں بہترین عورتیں ہیں، ان کی شرم و حیا نے انہیں دینی سمجھ بوجھ حاصل کرنے سے نہیں روکا۔" یہ حدیث صحیح مسلم میں ہے اور اس میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے انصار کی عورتوں کی تعریف کی ہے کہ ان کی شرم و حیا (جو عام طور پر عورت کو پیچھے رکھتی ہے) نے انہیں دینی سمجھ بوجھ حاصل کرنے سے نہیں روکا۔ اس کا مطلب ہے کہ حیا اور علمی طلب میں کوئی تضاد نہیں ہے۔ ایک عورت حیا دار ہو سکتی ہے اور ساتھ ہی دینی علوم میں ماہر بھی۔ یہ حدیث اس بات کی دلیل ہے کہ خواتین کے لیے دینی تعلیم حاصل کرنا نہ صرف جائز ہے بلکہ مستحب ہے۔ آج کے ڈیجیٹل دور میں بھی مسلم خواتین سوشل میڈیا اور آن لائن پلیٹ فارمز کے ذریعے دینی تعلیم حاصل کر سکتی ہیں اور دوسروں تک اسلامی تعلیمات پہنچا سکتی ہیں۔ امام ابن حجر رحمہ اللہ نے اس حدیث کی شرح میں لکھا ہے:

«وَفِي هَذَا الْحَدِيثِ دَلِيلٌ عَلَى أَنَّ طَلَبَ الْعِلْمِ وَاجِبٌ عَلَى النِّسَاءِ كَمَا هُوَ وَاجِبٌ عَلَى الرِّجَالِ، وَأَنَّهِنَّ لَيْسَ لَهُنَّ أَنْ يَمْتَنِعْنَ عَنْ تَعَلُّمِ الدِّينِ بِحُجَّةِ الْحَيَاءِ.»¹⁴

ترجمہ: "اس حدیث میں اس بات کی دلیل ہے کہ علم حاصل کرنا عورتوں پر بھی اتنا ہی واجب ہے جتنا مردوں پر ہے، اور انہیں شرم و حیا کے بہانے دین سیکھنے سے نہیں رکنا چاہیے۔"

ابن حجر رحمہ اللہ نے اس حدیث سے ایک اہم نتیجہ اخذ کیا ہے کہ علم حاصل کرنا عورتوں پر بھی واجب ہے، جیسا کہ مردوں پر واجب ہے۔ ان کے نزدیک، حیا کوئی عذر نہیں ہے کہ عورت دین سیکھنے سے رک جائے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ حیا کو تعلیم کی راہ میں رکاوٹ نہیں بننا چاہیے۔ آج کے دور میں، مسلم خواتین سوشل میڈیا کے ذریعے دینی تعلیم حاصل کر سکتی ہیں اور دوسروں کو بھی سکھا سکتی ہیں، بشرطیکہ وہ اسلامی حدود کا خیال رکھیں۔

2. اسلام میں خواتین کی عزت و وقار کا تصور

اسلام نے خواتین کو جو عزت اور وقار عطا کیا، اس کی مثال کسی اور نظام میں نہیں ملتی۔ قرآن مجید میں واضح طور پر فرمایا گیا:

﴿وَلَقَدْ كَرَّمْنَا بَنِي آدَمَ﴾¹⁵

ترجمہ: "اور بے شک ہم نے بنی آدم کو عزت دی۔"

یہ عزت مرد و عورت دونوں کے لیے ہے، اور نبی اکرم ﷺ نے عملی طور پر خواتین کے وقار کو بلند کرنے کی مثالیں قائم کیں۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:

«خَيْرُكُمْ خَيْرُكُمْ لِأَهْلِهِ، وَأَنَا خَيْرُكُمْ لِأَهْلِي.»¹⁶

ترجمہ: "تم میں سب سے بہترین وہ ہے جو اپنے گھر والوں (بیوی) کے ساتھ اچھا ہو، اور میں اپنے اہل خانہ کے ساتھ سب سے اچھا ہوں۔"

یہ حدیث سنن ترمذی میں ہے اور اس میں نبی کریم ﷺ نے اہل خانہ (خصوصاً بیوی) کے ساتھ اچھے سلوک کو ایمان کی علامت قرار دیا ہے۔ آپ نے خود کو اہل خانہ کے ساتھ سب سے اچھا قرار دے کر اس کی عملی مثال قائم کی ہے۔ یہ حدیث واضح کرتی ہے کہ عورتوں کے ساتھ حسن سلوک اور عزت و احترام کا معاملہ کرنا نبی کریم ﷺ کی سنت ہے۔ امام ترمذی رحمہ اللہ نے اس حدیث کے بارے میں لکھا ہے:

«هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ، وَفِيهِ الْحَثُّ عَلَى حُسْنِ الْعِشْرَةِ مَعَ النِّسَاءِ.»¹⁷

¹³Muslim ibn Hajjāj. *Ṣaḥīḥ Muslim*. Kitāb al-Ḥayḍ, Ḥadīth No. 332.

¹⁴Ibn Hajar al-‘Asqalānī. *Fath al-Bārī*. 1:450.

¹⁵Al-Isrā’, 17:70.

¹⁶Al-Tirmidhī, Muḥammad ibn ‘Isā. *Sunan al-Tirmidhī*. Beirut: Dār Ihyā’ al-Turāth al-‘Arabī. Kitāb al-Manāqib, Ḥadīth No. 3895.

¹⁷Al-Tirmidhī. *Sunan al-Tirmidhī*. 5:300.

ترجمہ: "یہ حدیث حسن صحیح ہے، اور اس میں عورتوں کے ساتھ اچھا سلوک کرنے کی ترغیب ہے۔" امام ترمذی رحمہ اللہ نے اس حدیث کو صحیح قرار دیا ہے اور اس میں عورتوں کے ساتھ اچھے سلوک کی ترغیب کو نمایاں کیا ہے۔ یہ اس بات کی دلیل ہے کہ اسلام میں عورت کی عزت و وقار کو بہت اہمیت دی گئی ہے۔

3. حجاب کا مفہوم اور اس کی روحانی حیثیت

اسلام میں حجاب محض ایک لباس نہیں بلکہ پاکیزگی، عزت اور خودداری کی علامت ہے۔ یہ عورت کو نظروں سے محفوظ رکھتا ہے اور اس کے وقار کو بلند کرتا ہے۔ قرآن مجید میں ارشاد ہوتا ہے:

﴿يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ قُلْ لِّزَوَاجِكَ وَبَنَاتِكَ وَنِسَاءِ الْمُؤْمِنِينَ يُدْنِينَ عَلَيْهِنَّ مِنْ جَلَابِيبِهِنَّ ۚ ذَٰلِكَ أَدْنَىٰ أَنْ يُعْرَفْنَ فَلَا يُؤْذَيْنَ﴾¹⁸

ترجمہ: "اے نبی! اپنی بیویوں، بیٹیوں اور مومن عورتوں سے کہہ دو کہ وہ اپنی چادریں اپنے اوپر ڈال لیا کریں، تاکہ وہ پہچانی جائیں اور انہیں اذیت نہ دی جائے۔"

شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ نے لکھا ہے:

«الْحِجَابُ أَمْرٌ وَاجِبٌ لِحِفْظِ الْأَعْرَاضِ وَالْأَخْلَاقِ، وَهُوَ مِنْ أَعْظَمِ وَسَائِلِ الصِّيَانَةِ لِلْمَرْأَةِ.»¹⁹

ترجمہ: "حجاب عورتوں اور اخلاق کی حفاظت کے لیے واجب ہے، اور یہ عورت کے تحفظ کا سب سے بڑا ذریعہ ہے۔"

ابن تیمیہ رحمہ اللہ نے حجاب کو "واجب" قرار دیا ہے اور اس کی دو اہم وجوہات بیان کی ہیں: پہلی، "حِفْظِ الْأَعْرَاضِ" (عزتوں کی حفاظت) — یعنی حجاب عورت کی عزت و آبرو کی حفاظت کرتا ہے۔ دوسری، "حِفْظِ الْأَخْلَاقِ" (اخلاق کی حفاظت) — یعنی حجاب معاشرے میں اخلاقی بگاڑ کو روکتا ہے۔ ان کے نزدیک، حجاب عورت کے تحفظ کا سب سے بڑا ذریعہ ہے۔ امام شاطبی رحمہ اللہ نے لکھا ہے:

«وَمِنْ مَقَاصِدِ الشَّرِيعَةِ حِفْظُ الْأَنْسَابِ وَحِفْظُ الْأَمْوَالِ وَحِفْظُ النَّفُوسِ، وَالْحِجَابُ مِنْ تَمَامِ حِفْظِ الْأَعْرَاضِ.»²⁰

ترجمہ: "شریعت کے مقاصد میں نسبوں کی حفاظت، اموال کی حفاظت اور جانوں کی حفاظت ہے، اور حجاب عزتوں کی حفاظت کا ایک مکمل ذریعہ ہے۔"

امام شاطبی رحمہ اللہ نے شریعت کے پانچ بنیادی مقاصد (مقاصد شریعت) کا ذکر کیا ہے، جن میں دین کی حفاظت، جان کی حفاظت، عقل کی حفاظت، نسل کی حفاظت، اور مال کی حفاظت شامل ہیں۔ انہوں نے حجاب کو "حِفْظِ الْأَعْرَاضِ" (عزتوں کی حفاظت) کا ذریعہ قرار دیا ہے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ حجاب صرف ایک ذاتی عبادت نہیں بلکہ ایک سماجی فریضہ بھی ہے جو پورے معاشرے کی اخلاقی حفاظت کرتا ہے۔

4. سیرت نبوی سے عصری چیلنجز کے حل

حجاب اور اسلامی اقدار کے تحفظ کے لیے سیرت نبوی ﷺ سے کئی راہنما اصول حاصل کیے جاسکتے ہیں۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

«إِنَّ الْحَيَاءَ لَا يَأْتِي إِلَّا بِخَيْرٍ.»²¹ ترجمہ: "حیا صرف بھلائی لاتی ہے۔"

¹⁸ Al-Ahḏāb, 33:59.

¹⁹ Ibn Taymiyyah. *Majmū' al-Fatāwā*. 22:120.

²⁰ Al-Shāṭibī, Abū Ishāq Ibrāhīm ibn Mūsā. *Al-Muwāfaqāt*. Beirut: Dār al-Ma'rifah, 1997. 2:10.

²¹ Muslim ibn Ḥajjāj. *Ṣaḥīḥ Muslim*. Kitāb al-Īmān, Ḥadīth No. 58.

یہ حدیث صحیح مسلم میں ہے اور اس میں نبی کریم ﷺ نے حیا کو ہمیشہ بھلائی کا باعث قرار دیا ہے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ حیا کبھی بھی برائی کا سبب نہیں بنتی۔ آج کے ڈیجیٹل دور میں بھی یہی اصول لاگو ہوتا ہے۔ سوشل میڈیا پر حیا کا دامن تھامے رکھنا ہی بھلائی کا سبب ہے۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: «إِنَّ لِكُلِّ دِينٍ خُلُقًا، وَخُلُقَ الْإِسْلَامِ الْحَيَاءُ»۔²² ترجمہ: "ہر دین کا ایک خاص اخلاق ہوتا ہے، اور اسلام کا خاص اخلاق حیا ہے۔" یہ حدیث موطا امام مالک میں ہے اور اس میں نبی کریم ﷺ نے حیا کو اسلام کا خاص اخلاق قرار دیا ہے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ حیا صرف ایک عادت نہیں بلکہ اسلام کی پہچان ہے۔ جو شخص حیا سے خالی ہے، اس کا تعلق اسلام سے کمزور ہے۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: «طَلَبُ الْعِلْمِ فَرِيضَةٌ عَلَى كُلِّ مُسْلِمٍ وَمُسْلِمَةٍ»۔²³ ترجمہ: "علم حاصل کرنا ہر مسلمان مرد اور مسلمان عورت پر فرض ہے۔" یہ حدیث سنن ابن ماجہ میں ہے اور اس میں نبی کریم ﷺ نے علم حاصل کرنے کو ہر مسلمان (مرد اور عورت) پر فرض قرار دیا ہے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ خواتین کے لیے تعلیم حاصل کرنا بھی اتنا ہی ضروری ہے جتنا مردوں کے لیے۔ آج کے ڈیجیٹل دور میں خواتین سوشل میڈیا اور انٹرنیٹ کے ذریعے علم حاصل کر سکتی ہیں، لیکن انہیں اسلامی حدود کا خیال رکھنا چاہیے۔ ڈاکٹر محمد سعید رمضان البوطی رحمہ اللہ نے لکھا ہے:

«لَا يُمَكِّنُ لِلْمَرْأَةِ الْمُسْلِمَةِ أَنْ تَتَّصِدَى لِنَحْدِيَّاتِ الْعَصْرِ إِلَّا إِذَا تَمَسَّكَتْ بِالْأَصُولِ الثَّابِتَةِ فِي دِينِهَا، وَاسْتَعَانَتْ بِفُرْصِ الْعَصْرِ دُونَ أَنْ تَذُوبَ فِي تَيَارَاتِهِ»۔²⁴

ترجمہ: "مسلمان عورت اپنے دین میں ثابت شدہ اصولوں سے وابستہ رہے بغیر اور عصر کے مواقع سے استفادہ کیے بغیر اس کے تقاضوں میں گھلے بغیر عصر کے چیلنجز کا مقابلہ نہیں کر سکتی۔"

البوطی رحمہ اللہ نے یہاں ایک اہم توازن پیش کیا ہے۔ ان کے مطابق، مسلمان عورت کو اپنے دین کے ثابت شدہ اصولوں سے وابستہ رہنا چاہیے (تیمسک بالاصول الثابتة) اور ساتھ ہی عصر کے مواقع سے استفادہ کرنا چاہیے (استعانت بفرص العصر)۔ لیکن اسے عصر کے تقاضوں میں اس طرح نہیں گھلنا چاہیے کہ وہ اپنی پہچان کھو دے (لا تذوب في تياراته)۔ یہی وہ توازن ہے جو مسلم خواتین کو ڈیجیٹل عہد میں اپنانا چاہیے۔

مبحث چہارم: سوشل میڈیا اور مسلم خواتین

ڈیجیٹل دور میں سوشل میڈیا مسلم خواتین کی زندگی میں نمایاں تبدیلیاں لارہا ہے۔ جہاں یہ پلیٹ فارمز خواتین کو اپنے خیالات، شناخت، اور مذہبی اقدار کے اظہار کا موقع فراہم کرتے ہیں، وہیں یہ کئی چیلنجز اور اثرات کا باعث بھی بنتے ہیں۔

1. سوشل میڈیا کے ذریعے خواتین کے سماجی و مذہبی تصورات میں تبدیلی

سوشل میڈیا نے مسلم خواتین کے سماجی اور مذہبی تصورات میں نمایاں تبدیلیاں پیدا کی ہیں۔ اب وہ زیادہ آزادی سے اپنے خیالات کا اظہار کر سکتی ہیں، علمی مباحثوں میں شریک ہو سکتی ہیں اور خود کو عالمی مسلم برادری کا حصہ محسوس کر سکتی ہیں۔ قرآن مجید میں ارشاد ہے:

﴿وَلَا تَبَرَّجْنَ تَبَرُّجَ الْجَاهِلِيَّةِ الْأُولَى﴾²⁵

ترجمہ: "اور تم اپنے آپ کو اس طرح ظاہر نہ کرو جیسے پہلی جاہلیت میں کیا جاتا تھا۔"

²² Mālik ibn Anas. *Al-Muwattaʿa*. Beirut: Dār Ihyāʾ al-Turāth al-ʿArabī. Kitāb Ḥusn al-Khuluq, Ḥadīth No. 1623.

²³ Ibn Mājah, Muḥammad ibn Yazīd. *Sunan Ibn Mājah*. Beirut: Dār Ihyāʾ al-Turāth al-ʿArabī. Kitāb al-Sunnah, Ḥadīth No. 224.

²⁴ Al-Būṭī, Muḥammad Saʿīd Ramaḍān. *Al-Marʿah Bayna al-Ṭuḡhyān al-Gharbī wa al-Tashrīʿ al-Islāmī*. Damascus: Dār al-Fikr. p. 120.

²⁵ Al-Aḥzāb, 33:33.

یہ آیت سورہ احزاب کی ہے اور اس میں اللہ تعالیٰ مومن عورتوں کو حکم دیتے ہیں کہ وہ پہلی جاہلیت کی عورتوں کی طرح "تبرج" (اپنی زینت اور بدن کو ظاہر کرنا) نہ کریں۔ "تبرج" کا مطلب ہے اپنی زینت اور جسمانی کشش کو دوسروں کے سامنے ظاہر کرنا۔ اس آیت سے معلوم ہوتا ہے کہ اسلام میں عورت کے لیے اپنی زینت کو غیر محرم کے سامنے ظاہر کرنا منع ہے۔ آج کے ڈیجیٹل دور میں، سوشل میڈیا پر تصاویر اور ویڈیوز پوسٹ کرنا بھی "تبرج" کی ایک شکل ہو سکتا ہے اگر اس میں اسلامی حدود کی خلاف ورزی ہو۔ ڈاکٹر اکرام العلوی نے لکھا ہے:

«سَاهَمَتْ وَسَائِلُ التَّوَابُلِ الإِجْتِمَاعِي فِي فَتْحِ آفَاقِ جَدِيدَةِ لِلْمَرْأَةِ الْمُسْلِمَةِ، وَلَكِنَّهَا فِي نَفْسِ الْوَقْتِ فَرَضَتْ عَلَیْهَا تَحَدِّيَاتٍ أَخْلَاقِيَّةً كَبِيرَةً.»²⁶

ترجمہ: "سوشل میڈیا نے مسلمان عورت کے لیے نئے افق کھول دیے ہیں، لیکن ساتھ ہی اس پر بڑے اخلاقی چیلنجز بھی عائد کیے ہیں۔"

ڈاکٹر اکرام العلوی نے سوشل میڈیا کے دوہرے پہلو کو بیان کیا ہے۔ ایک طرف، اس نے مسلمان عورت کے لیے نئے مواقع پیدا کیے ہیں (نئے افق کھول دیے ہیں)۔ وہ اب دنیا بھر سے جڑ سکتی ہے، اپنی آواز اٹھا سکتی ہے، اور اپنی صلاحیتوں کو ظاہر کر سکتی ہے۔ دوسری طرف، اس نے اس پر بڑے اخلاقی چیلنجز بھی عائد کیے ہیں۔ اسے یہ فیصلہ کرنا ہے کہ کس حد تک وہ آن لائن جاسکتی ہے، کیا کچھ شیئر کر سکتی ہے، اور کن لوگوں سے بات کر سکتی ہے۔

2. ڈیجیٹل پلیٹ فارمز پر مسلم خواتین کے مثبت اور منفی اثرات

سوشل میڈیا کے مسلم خواتین پر اثرات مختلف زاویوں سے نمایاں ہیں۔ پروفیسر جان ایل ایپوزیٹو لکھتے ہیں:

"While digital platforms empower Muslim women to challenge stereotypes and assert their identity, they also expose them to unprecedented levels of online harassment and religious bigotry."²⁷

ترجمہ: "اگرچہ ڈیجیٹل پلیٹ فارم مسلم خواتین کو دنیائے تصویرت کو چیلنج کرنے اور اپنی شناخت قائم کرنے کا اختیار دیتے ہیں، لیکن وہ انہیں بے مثال آن لائن ہراسانی اور مذہبی تعصب کا بھی شکار بناتے ہیں۔"

پروفیسر ایپوزیٹو نے ڈیجیٹل پلیٹ فارمز کے دوہرے پہلو کو اجاگر کیا ہے۔ مثبت پہلو یہ ہے کہ یہ پلیٹ فارم مسلم خواتین کو "empower" (بااختیار) بناتے ہیں۔ وہ اپنی شناخت قائم کر سکتی ہیں اور دنیائے تصویرت کو چیلنج کر سکتی ہیں۔ منفی پہلو یہ ہے کہ یہ پلیٹ فارم انہیں "unprecedented levels of online harassment" (بے مثال آن لائن ہراسانی) کا نشانہ بناتے ہیں۔ یہ ہراسانی ان کی جنس اور مذہب دونوں کی بنیاد پر ہوتی ہے۔ ایک اور تحقیق میں بتایا گیا:

"Social media has become a double-edged sword for Muslim women: it offers a space for empowerment and voice, but also exposes them to Islamophobic attacks and surveillance."²⁸

ترجمہ: "سوشل میڈیا مسلم خواتین کے لیے دودھاری تلوار بن گیا ہے: یہ انہیں بااختیار بنانے اور آواز اٹھانے کی جگہ فراہم کرتا ہے، لیکن انہیں اسلاموفوبک حملوں اور نگرانی کا بھی نشانہ بناتا ہے۔"

²⁶ Al-'Alawī, Ikrām. *Al-Mar'ah al-Muslimah wa al-I'lām al-Jadīd*. Cairo: Dār al-Salām. p. 85.

²⁷ Esposito, John L. *Islam and the Digital Age*. Oxford: Oxford University Press. p. 112.

²⁸ Bunt, Gary R. *iMuslims: Rewiring the House of Islam*. Chapel Hill: University of North Carolina Press, 2009. p. 156.

اس تحقیق میں سوشل میڈیا کو "دو دھاری تلوار" (double-edged sword) قرار دیا گیا ہے۔ ایک طرف یہ مسلم خواتین کو ایک پلیٹ فارم فراہم کرتا ہے جہاں وہ اپنی آواز اٹھا سکتی ہیں اور باختیار بن سکتی ہیں (empowerment and voice)۔ دوسری طرف یہ انہیں اسلاموفوبک حملوں (Islamophobic attacks) اور نگرانی (surveillance) کا نشانہ بناتا ہے۔

3. مسلم خواتین کے لیے آن لائن اخلاقی حدود

مسلم خواتین کو سوشل میڈیا پر درج ذیل اخلاقی اصولوں کو اپنانا ضروری ہے۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

«مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلَا يَخْلُونَ بِامْرَأَةٍ لَيْسَ مَعَهَا ذُو مَحْرَمٍ.»²⁹

ترجمہ: "جو اللہ اور یوم آخرت پر ایمان رکھتا ہے، وہ کسی ایسی عورت کے ساتھ خلوت میں نہ جائے جس کے ساتھ اس کا کوئی

محرم نہ ہو۔"

یہ حدیث صحیح بخاری میں ہے اور اس میں نبی کریم ﷺ نے مردوں کو اجنبی عورتوں کے ساتھ خلوت (تنہائی) سے منع کیا ہے۔ یہ اصول آن لائن بات چیت پر بھی لاگو ہوتا ہے۔ سوشل میڈیا پر نجی میسجنگ، پرائیویٹ چیٹ، یا ویڈیو کال بھی "خلوت" کی ایک شکل ہو سکتی ہے اگر اس میں غیر محرم مرد اور عورت کے درمیان کوئی تیسرا نہ ہو۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

«كَفَى بِالْمَرْءِ كَذِبًا أَنْ يُحَدِّثَ بِكُلِّ مَا سَمِعَ.»³⁰

ترجمہ: "آدمی کے جھوٹا ہونے کے لیے یہی کافی ہے کہ وہ ہر سنی سنائی بات آگے پھیلا دے۔"

یہ حدیث صحیح مسلم میں ہے اور اس میں نبی کریم ﷺ نے بغیر تحقیق کے ہر سنی سنائی بات کو پھیلانے کو جھوٹ کی ایک شکل قرار دیا ہے۔ آج کے دور میں سوشل میڈیا پر جھوٹی خبریں اور افواہیں بہت تیزی سے پھیلتی ہیں۔ مسلم خواتین کو چاہیے کہ وہ کسی بھی خبر یا معلومات کو شیئر کرنے سے پہلے اس کی تصدیق کر لیں۔

4. ڈیجیٹل دنیا میں اسلامی اقدار کا تحفظ: ممکنہ راہیں

مسلم خواتین کو ڈیجیٹل دنیا میں اپنی مذہبی اور سماجی شناخت کے تحفظ کے لیے درج ذیل اقدامات کرنے چاہئیں: نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

«مَنْ سَلَكَ طَرِيقًا يَلْتَمِسُ فِيهِ عِلْمًا، سَهَّلَ اللَّهُ لَهُ طَرِيقًا إِلَى الْجَنَّةِ.»³¹

ترجمہ: "جو شخص علم حاصل کرنے کے لیے کوئی راستہ اختیار کرتا ہے، اللہ اس کے لیے جنت کا راستہ آسان کر دیتا ہے۔"

یہ حدیث صحیح مسلم میں ہے اور اس میں نبی کریم ﷺ نے علم حاصل کرنے والے کو جنت کا راستہ ملنے کی بشارت دی ہے۔ آج کے ڈیجیٹل دور میں، مسلم خواتین انٹرنیٹ کے ذریعے بھی علم حاصل کر سکتی ہیں۔ وہ آن لائن کورسز، ویڈیوز، اور اسلامی ویب سائٹس سے استفادہ کر سکتی ہیں۔ امام غزالی رحمہ اللہ نے لکھا ہے:

«مَنْ عَرَفَ الْحَقَّ وَعَمِلَ بِهِ فَهُوَ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ، وَمَنْ جَهِلَهُ وَعَمِلَ بِخِلَافِهِ فَهُوَ مِنْ أَهْلِ النَّارِ، وَالْوَسَائِلُ فِي ذَلِكَ لَا تَضُرُّ إِذَا كَانَتِ الْعَايَةَ سَلِيمَةً.»³²

²⁹ Al-Bukhārī, Muḥammad ibn Ismā'īl. *Ṣaḥīḥ al-Bukhārī*. Beirut: Dār Ibn Kathīr. Kitāb al-Nikāḥ, Ḥadīth No. 5233.

³⁰ Muslim ibn Ḥajjāj. *Ṣaḥīḥ Muslim*. Kitāb al-Muqaddimah, Ḥadīth No. 5.

³¹ Muslim ibn Ḥajjāj. *Ṣaḥīḥ Muslim*. Kitāb al-Dhikr wa al-Du'ā', Ḥadīth No. 2699.

³² Al-Ghazālī, Muḥammad ibn Muḥammad. *Iḥyā' 'Ulūm al-Dīn*. Beirut: Dār al-Ma'rifah. 1:50.

ترجمہ: "جو حق کو جان کر اس پر عمل کرے وہ جنتی ہے، اور جو اس سے ناواقف ہو کر اس کے خلاف عمل کرے وہ جہنمی ہے، اس میں ذرائع اس وقت نقصان دہ نہیں ہوتے جب غرض درست ہو۔"

امام غزالی رحمہ اللہ نے ایک اہم اصول بیان کیا ہے: ذرائع (وسائل) اس وقت نقصان دہ نہیں ہوتے جب غرض (مقصد) درست ہو۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ اگر مسلم خواتین کا مقصد سوشل میڈیا کا استعمال کرتے ہوئے اللہ کی رضا حاصل کرنا، دین کا علم حاصل کرنا، اور دوسروں تک حق پہنچانا ہے، تو یہ ذرائع (سوشل میڈیا، انٹرنیٹ) ان کے لیے مفید ہیں، نقصان دہ نہیں۔ لیکن اگر مقصد دنیا دہانہ، فیشن، یا غیر اسلامی سرگرمیاں ہیں، تو یہی ذرائع نقصان دہ ہو جاتے ہیں۔

مبحث پنجم: حجاب، سوشل میڈیا اور سماجی حرکیات

جدید دور میں سوشل میڈیا نے مسلم خواتین کے حجاب کے تصور کو ایک نئی جہت دی ہے۔ جہاں ایک طرف سوشل میڈیا پر حجاب کو فیشن، آزادی، اور اسلامی شناخت کے طور پر پیش کیا جا رہا ہے، وہیں دوسری طرف اسلاموفوبیا، دنیائوسو تصورات، اور آن لائن بد تمیزی جیسے چیلنجز بھی درپیش ہیں۔

1. حجاب کی سوشل میڈیا پر نمائندگی کا تقابلی جائزہ

سوشل میڈیا پر حجاب مختلف انداز میں پیش کیا جا رہا ہے۔ قرآن مجید میں ارشاد ہے:

﴿وَلَا يُبْدِينَ زِينَتَهُنَّ إِلَّا مَا ظَهَرَ مِنْهَا﴾³³

ترجمہ: "اور وہ اپنی زینت ظاہر نہ کریں، سوائے اس کے جو از خود ظاہر ہو۔"

یہ آیت سورہ نور کی ہے اور اس میں اللہ تعالیٰ مومن عورتوں کو حکم دیتے ہیں کہ وہ اپنی زینت ظاہر نہ کریں، سوائے اس کے جو از خود ظاہر ہو (جیسے باہر کے کپڑے)۔ اس آیت سے معلوم ہوتا ہے کہ عورت کو اپنی زینت کو چھپانا چاہیے، اور صرف وہی حصہ ظاہر کرنا چاہیے جسے چھپانا ممکن نہ ہو۔ امام قرطبی رحمہ اللہ نے اس آیت کی تفسیر میں لکھا ہے:

«أَيُّ لَا يُظْهِرْنَ شَيْئًا مِنْ زِينَتِهِنَّ لِلرِّجَالِ الْأَجَانِبِ إِلَّا مَا لَا يُمَكِّنُ إِخْفَاؤُهُ كَالثِّيَابِ الظَّاهِرَةِ.»³⁴

ترجمہ: "یعنی وہ اپنی زینت میں سے کچھ بھی غیر محرم مردوں کے سامنے ظاہر نہ کریں، سوائے اس کے جسے چھپانا ممکن نہ ہو

جیسے ظاہری کپڑے۔"

امام قرطبی رحمہ اللہ نے اس آیت کی وضاحت کرتے ہوئے کہا ہے کہ "زینت" سے مراد وہ چیزیں ہیں جن سے عورت اپنے آپ کو سجاتی ہے، جیسے زیورات، میک اپ، اور خوبصورت کپڑے۔ ان چیزوں کو غیر محرم کے سامنے ظاہر کرنا منع ہے، سوائے "ما ظہر منھا" (جو از خود ظاہر ہو) جیسے باہر کے سادہ کپڑے۔ یہ آیت واضح کرتی ہے کہ عورت کا پردہ محض ایک لباس نہیں بلکہ ایک روحانی اور سماجی قدر ہے، جسے ہر دور کے تقاضوں کے مطابق برقرار رکھنا ضروری ہے۔

2. مسلم خواتین کے لیے آن لائن اخلاقی حدود کا تعین

مسلم خواتین کو سوشل میڈیا پر اخلاقی حدود کا تعین کرنا ضروری ہے۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

«الْحَيَاءُ لَا يَأْتِي إِلَّا بِخَيْرٍ.»³⁵ ترجمہ: "حیا صرف بھلائی لاتی ہے۔"

³³ Al-Nūr, 24:31.

³⁴ Al-Qurtubī, Muḥammad ibn Aḥmad. *Al-Jāmi' li Ahkām al-Qur'ān*. Cairo: Dār al-Kutub al-Miṣriyyah. 12:250.

³⁵ Muslim ibn Ḥajjāj. *Ṣaḥīḥ Muslim*. Kitāb al-Īmān, Ḥadīth No. 58.

یہ حدیث صحیح مسلم میں ہے اور اس میں نبی کریم ﷺ نے حیا کو ہمیشہ بھلائی کا باعث قرار دیا ہے۔ سوشل میڈیا پر اپنی تصاویر اور ویڈیوز پوسٹ کرتے وقت حیا کا خیال رکھنا ضروری ہے۔ قرآن مجید میں ارشاد ہے:

﴿فَلَا تَخْضَعْنَ بِالْقَوْلِ فَيَطْمَعَ الَّذِي فِي قَلْبِهِ مَرَضٌ﴾³⁶

ترجمہ: "پس تم نرمی سے بات نہ کرو کہ جس کے دل میں بیماری ہے وہ طمع کرنے لگے۔"

یہ آیت سورہ احزاب کی ہے اور اس میں اللہ تعالیٰ ازواج مطہرات کو حکم دیتے ہیں کہ وہ دوسرے مردوں سے بات کرتے وقت نرمی اور نازک انداز میں بات نہ کریں۔ یہ اصول تمام مومن عورتوں کے لیے ہے۔ سوشل میڈیا پر بھی جب مسلم خواتین غیر محرم مردوں سے بات کرتی ہیں، تو انہیں اپنے لہجے اور انداز کا خیال رکھنا چاہیے۔

3. ڈیجیٹل پلیٹ فارمز پر حجاب اور اسلاموفوبیا

مسلم خواتین کو سوشل میڈیا پر حجاب کے حوالے سے کئی چیلنجز درپیش ہیں۔ ایک تحقیقی رپورٹ میں بتایا گیا:

"The hijab has become a primary target of Islamophobic discourse online, with Muslim women facing harassment, threats, and discrimination solely based on their choice to veil."³⁷

ترجمہ: "حجاب آن لائن اسلاموفوبک گفتگو کا بنیادی ہدف بن چکا ہے، جہاں مسلم خواتین کو صرف پردہ کرنے کے انتخاب

کی وجہ سے ہراسانی، دھمکیوں اور امتیازی سلوک کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔"

یہ تحقیق بتاتی ہے کہ حجاب آن لائن اسلاموفوبیا کا بنیادی ہدف بن چکا ہے۔ مسلم خواتین کو صرف اس لیے ہراسانی اور امتیازی سلوک کا سامنا کرنا پڑتا ہے کہ انہوں نے پردہ کرنے کا انتخاب کیا ہے۔ یہ ایک سنگین مسئلہ ہے جس کا حل نہ صرف مسلم خواتین کو بلکہ سوشل میڈیا کمپنیوں کو بھی تلاش کرنا چاہیے۔ ڈاکٹر مریم بنت محمد نے لکھا ہے:

«إِنَّ الْحِجَابَ لَيْسَ مُجَرَّدَ قِطْعَةٍ فَمَا شِ، بَلْ هُوَ رَمْزُ الْعِزَّةِ وَالْكَرَامَةِ لِلْمَرْأَةِ الْمُسْلِمَةِ، وَدِفَاعُهَا عَنْهُ هُوَ دِفَاعٌ عَنْ هُوِيَّتِهَا وَكِيَانِهَا.»³⁸

ترجمہ: "حجاب محض کپڑے کا ایک ٹکڑا نہیں، بلکہ یہ مسلمان عورت کے لیے عزت اور وقار کی علامت ہے، اور اس کا دفاع

اس کی شناخت اور وجود کا دفاع ہے۔"

ڈاکٹر مریم بنت محمد نے حجاب کو محض کپڑے کا ایک ٹکڑا نہیں قرار دیا ہے، بلکہ اسے "رَمْزُ الْعِزَّةِ وَالْكَرَامَةِ" (عزت اور وقار کی علامت) کہا ہے۔ ان کے مطابق، جب کوئی مسلمان عورت حجاب کا دفاع کرتی ہے، تو وہ دراصل اپنی شناخت اور وجود کا دفاع کر رہی ہوتی ہے۔ یہ ایک اہم نکتہ ہے۔ حجاب ایک ذاتی انتخاب ہے، اور اس کا احترام کیا جانا چاہیے۔

4. سیرت نبوی ﷺ سے جدید چیلنجز کا حل

حجاب اور اسلامی اقدار کے تحفظ کے لیے سیرت نبوی ﷺ سے کئی راہنما اصول حاصل کیے جاسکتے ہیں۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

«إِنَّ لِكُلِّ دِينٍ خُلُقًا، وَخُلُقُ الْإِسْلَامِ الْحَيَاءُ.»³⁹

³⁶ Al-Aḥzāb, 33:32.

³⁷ Allen, Chris. *Islamophobia and the Digital Age*. Farnham: Ashgate Publishing. p. 89.

³⁸ Muḥammad, Maryam bint. *Al-Hijāb Bayna al-Sharī'ah wa al-Wāqī'*. Cairo: Dār al-Faḍīlah. p. 60.

³⁹ Mālik ibn Anas. *Al-Muwatta'*. Kitāb Ḥusn al-Khuluq, Ḥadīth No. 1623.

ترجمہ: "ہر دین کا ایک خاص اخلاق ہوتا ہے، اور اسلام کا خاص اخلاق حیا ہے۔"

یہ حدیث ہمیں بتاتی ہے کہ حیا اسلام کی خاص پہچان ہے۔ جب مسلم خواتین سوشل میڈیا پر حیا کا مظاہرہ کرتی ہیں، تو وہ دراصل اسلام کی اس پہچان کو زندہ رکھتی ہیں۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

«طَلَبُ الْعِلْمِ فَرِيضَةٌ عَلَى كُلِّ مُسْلِمٍ وَمُسْلِمَةٍ»⁴⁰

ترجمہ: "علم حاصل کرنا ہر مسلمان مرد اور مسلمان عورت پر فرض ہے۔"

یہ حدیث ہمیں بتاتی ہے کہ تعلیم حاصل کرنا ہر مسلمان عورت پر بھی فرض ہے۔ آج کے ڈیجیٹل دور میں، مسلم خواتین سوشل میڈیا کے ذریعے بھی تعلیم حاصل کر سکتی ہیں اور دوسروں کو بھی تعلیم دے سکتی ہیں۔ نبی کریم ﷺ نے اپنی امت کو یہ بھی تعلیم دی کہ مشکلات کے وقت صبر اور اللہ پر بھروسہ ہی راہ نجات ہے۔ حضرت یوسف علیہ السلام کی طرح، مسلم خواتین کو بھی صبر اور اللہ پر بھروسہ کے ساتھ آن لائن چیلنجز کا مقابلہ کرنا چاہیے۔ علامہ ابن القیم رحمہ اللہ نے لکھا ہے:

«خَيْرُ النَّاسِ الْقَائِمُونَ بِحُدُودِ اللَّهِ، الَّذِينَ لَا تَصْرِفُهُمُ الْأَهْوَاءُ وَالْأَطْمَاعُ عَنِ طَاعَتِهِ، وَأَعْظَمُ النَّاسِ

خُسْرًا أَنَا الَّذِينَ اتَّبَعُوا أَهْوَاءَهُمْ فِي هَذِهِ الْوَسَائِلِ الْجَدِيدَةِ»⁴¹

ترجمہ: "سب سے بہتر لوگ وہ ہیں جو اللہ کی حدود کو قائم رکھتے ہیں، جنہیں خواہشات اور لالچ اللہ کی اطاعت سے نہیں

ہٹاتیں، اور سب سے بڑے خسارے والے وہ ہیں جنہوں نے ان نئے ذرائع میں اپنی خواہشات کی پیروی کی۔"

ابن القیم رحمہ اللہ نے یہاں ایک اہم فرق بیان کیا ہے۔ سب سے بہتر لوگ وہ ہیں جو اللہ کی حدود کو قائم رکھتے ہیں اور خواہشات کی پیروی نہیں کرتے۔ سب سے بڑے خسارے والے وہ ہیں جو ان نئے ذرائع (جیسے سوشل میڈیا) میں اپنی خواہشات کی پیروی کرتے ہیں۔ یہ اصول مسلم خواتین کے لیے بہت اہم ہے: سوشل میڈیا کا استعمال کرتے ہوئے اللہ کی حدود کا خیال رکھنا چاہیے اور خواہشات کی پیروی نہیں کرنی چاہیے۔

خلاصہ بحث

مندرجہ بالا تفصیلی تجزیے کے بعد ہم درج ذیل نتائج اخذ کر سکتے ہیں:

اول: ڈیجیٹل عہد نے مسلم خواتین کے لیے تعلیم، کاروبار اور سماجی سرگرمیوں کے نئے مواقع پیدا کیے ہیں، لیکن ساتھ ہی آن لائن ہراسانی، شناخت کے بحران، اور مذہبی اقدار کے بگاڑ کے چیلنجز بھی پیدا کیے ہیں۔

دوم: حجاب کا تصور ڈیجیٹل دور میں مختلف جہتوں سے پیش کیا جا رہا ہے۔ ایک طرف اسے مذہبی فریضہ اور وقار کی علامت سمجھا جاتا ہے، تو دوسری طرف اسے فیشن اور تجارتی مصنوعات میں تبدیل کر دیا گیا ہے۔

سوم: سیرت نبوی ﷺ میں خواتین کا کردار بہت فعال اور نمایاں تھا۔ نبی کریم ﷺ کے دور میں خواتین تعلیمی، سماجی، اور تجارتی سرگرمیوں میں حصہ لیتی تھیں، لیکن وہ اسلامی حدود کا بھی خیال رکھتی تھیں۔

چہارم: سوشل میڈیا نے مسلم خواتین کو ایک نئی شناخت فراہم کی ہے، جہاں وہ اپنی ثقافت، عقائد، اور نظریات کو دنیا بھر میں شیئر کر سکتی ہیں۔ تاہم، اس کے چیلنجز بھی موجود ہیں، جیسے اسلاموفوبیا، نفسیاتی دباؤ، اور روایتی اقدار سے دوری۔

پنجم: مسلم خواتین کو ڈیجیٹل دنیا میں اپنی مذہبی اور سماجی شناخت کے تحفظ کے لیے اسلامی تعلیمات سے جڑے رہنے، پرائیویسی کا خیال رکھنے، اور مثبت ڈیجیٹل مواد کے ذریعے اپنی شناخت کو مضبوط کرنے کی ضرورت ہے۔

⁴⁰Ibn Mājah. *Sunan Ibn Mājah*. Kitāb al-Sunnah, Ḥadīth No. 224.

⁴¹Ibn al-Qayyim al-Jawziyyah. *Madārij al-Sālikīn*. 1:450.

ششم: سیرتِ نبوی ﷺ سے حاصل کردہ اصول—حیا، پاکدامنی، اسلامی تشخص کا دفاع، اور تعلیم—آج کے ڈیجیٹل چیلنجز کا بہترین حل فراہم کرتے ہیں۔

تجاویز و سفارشات

- اول: مسلم خواتین کو سوشل میڈیا کے استعمال کے لیے اسلامی اخلاقیات پر مبنی تربیت فراہم کی جائے۔
- دوم: اسلامی تعلیمات کو فروغ دینے کے لیے ڈیجیٹل پلیٹ فارمز کا مثبت استعمال کیا جائے۔
- سوم: حجاب کے حوالے سے اسلاموفوبیا اور آن لائن ہراسانی کے خلاف آگاہی مہمات چلائی جائیں۔
- چہارم: مسلم خواتین کے لیے محفوظ آن لائن ماحول فراہم کرنے کے لیے سوشل میڈیا کمپنیوں کو اقدامات کرنے چاہئیں۔
- پنجم: سیرتِ نبوی ﷺ کے مطالعہ کو فروغ دیا جائے تاکہ خواتین ڈیجیٹل چیلنجز کا مقابلہ کرنے کے لیے راہنمائی حاصل کر سکیں۔



کتابیات / Bibliography

- * Allen, Chris. *Islamophobia and the Digital Age*. Farnham: Ashgate Publishing, 2015.
- * Al-'Alawī, Ikrām. *Al-Mar'ah al-Muslimah wa al-I'lam al-Jadīd*. Cairo: Dār al-Salām, 2018.
- * Al-Bukhārī, Muḥammad ibn Ismā'īl. *Ṣaḥīḥ al-Bukhārī*. Beirut: Dār Ibn Kathīr, 2002.
- * Al-Būṭī, Muḥammad Sa'īd Ramaḍān. *Al-Mar'ah Bayna al-Ṭuḡhyān al-Gharbī wa al-Tashrī' al-Islāmī*. Damascus: Dār al-Fikr, 2005.
- * Al-Ghazālī, Muḥammad ibn Muḥammad. *Iḥyā' 'Ulūm al-Dīn*. Vol. 1. Beirut: Dār al-Ma'rifah, 2000.
- * Al-Qaraḍāwī, Yūsuf. *Fiqh al-Awlawiyyāt*. Cairo: Dār al-Shurūq, 2005.
- * Al-Qurṭubī, Muḥammad ibn Aḥmad. *Al-Jāmi' li Aḥkām al-Qur'ān*. Vol. 12. Cairo: Dār al-Kutub al-Miṣriyyah, 1964.
- * Al-Shāṭibī, Abū Ishāq Ibrāhīm ibn Mūsā. *Al-Muwāfaqāt*. Vol. 2. Beirut: Dār al-Ma'rifah, 1997.
- * Al-Tirmidhī, Muḥammad ibn 'Isā. *Sunan al-Tirmidhī*. Vol. 5. Beirut: Dār Iḥyā' al-Turāth al-'Arabī, 1975.
- * Al-'Umarī, Akram Ḍiyā'. *Al-Sīrah al-Nabawiyyah al-Ṣaḥīḥah*. Vol. 2. Madinah: Maktabat al-'Ulūm wa al-Ḥikam, 1994.
- * Bloom, L. R. "Hijab and Identity Online." *Journal of Islamic Studies* (2021): 78-95.
- * Bunt, Gary R. *iMuslims: Rewiring the House of Islam*. Chapel Hill: University of North Carolina Press, 2009.
- * Esposito, John L. *Islam and the Digital Age*. Oxford: Oxford University Press, 2010.
- * Esposito, John L. *Islam and the Future of Tolerance*. New York: Schocken Books, 2015.
- * Ibn Ḥajar al-'Asqalānī, Aḥmad ibn 'Alī. *Fath al-Bārī*. Vols. 1, 10. Beirut: Dār al-Ma'rifah, 1960.
- * Ibn Kathīr, Ismā'īl ibn 'Umar. *Tafsīr al-Qur'ān al-'Azīm*. Vol. 6. Beirut: Dār al-Fikr, 1999.
- * Ibn Mājah, Muḥammad ibn Yazīd. *Sunan Ibn Mājah*. Beirut: Dār Iḥyā' al-Turāth al-'Arabī, 1975.
- * Ibn al-Qayyim al-Jawziyyah, Muḥammad ibn Abī Bakr. *Madārij al-Sālikīn*. Vol. 1. Beirut: Dār al-Kitāb al-'Arabī, 2000.
- * Ibn Taymiyyah, Aḥmad ibn 'Abd al-Ḥalīm. *Majmū' al-Fatāwā*. Vols. 22, 27. Riyadh: Dār 'Ālam al-Kutub, 1998.
- * Mālik ibn Anas. *Al-Muwatta'*. Beirut: Dār Iḥyā' al-Turāth al-'Arabī, 1995.
- * Muḥammad, Maryam bint. *Al-Hijāb Bayna al-Sharī'ah wa al-Wāqī'*. Cairo: Dār al-Faḍīlah, 2019.
- * Muslim ibn Ḥajjāj. *Ṣaḥīḥ Muslim*. Nishāpūr: Dār al-Khilāfah al-'Ilmiyyah, 1330 AH.
- * Pew Research Center. "Muslims in America: Identity and Experience." 2022.